بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815016879, E-Mail : ansarullah@qadian.in

23 / مارچ کا دن جماعت احمدیہ میں اس وجہ سے یاد رکھا جاتا ہے کہ اس دن جماعت احمدیہ کی بنیاد پڑی
ہمیں یہ دن ہر سال یہ بات یاد دلانے والا ہونا چاہئے کہ
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا مقصد تجدید دین کرنا اور اسلام کی حقیقی تعلیم کو دنیا میں رائج کرنا ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 26 / مارچ 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ الجمعہ کی ان آیت تلاوت کی اور ترجمہ پیش فرمایا: هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ وہی ہے جس نے اُمّی لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول مبعوث کیا وہ ان پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔ اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی اسے مبعوث کیا ہے جو ابھی ان سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبے والا اور صاحبِ حکمت ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دو تین دن پہلے 23 / مارچ کا دن گزرا ہے جس روز جماعت کی بنیاد پڑی تھی۔ پس ہمیں یہ دن ہر سال یہ بات یاد دلانے والا ہونا چاہیے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کا مقصد قرآنی پیش گوئیوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق تجدیدِ دین اور اسلام کی حقیقی تعلیم کو دنیا میں رائج کرنا ہے۔ ہم جو آپؑ کی بیعت میں شامل ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، ہم نے بھی اس اہم کام کی انجام دہی کے لیے اپنی اپنی صلاحیتوں کے مطابق اس میں حصّہ دار بننا ہے۔ بھٹکی ہوئی انسانیت کا تعلق خدا تعالیٰ سے جوڑنے اور بندوں کو دوسروں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلانی ہے اور ظاہر ہے کہ اس کے لیے سب سے پہلے ہمیں اپنی اصلاح کرنی ہوگی۔ فرمایا: اس وقت مَیں حضرت مسیح موعودؑ کے بعض حوالے پیش کروں گا جن میں آپؑ کے آنے کی ضرورت، مقصد اور گذشتہ پیشگوئیوں کا ذکر ہے، جن سے آپؑ کی صداقت کا ثبوت ملتا ہے۔ جماعت میں، صحابہ جیسی پاک تبدیلیاں

پیدا ہونے اور ان تکلیفوں سے گزرنے کا ذکر ہے جن سے صحابہ گزرے۔ ہمیں ہر وقت ان باتوں کو سامنے رکھنا چاہیے تاکہ مِن حیث الجماعت ہم ترقی کرنے والے ہوں۔

جو آیات مَیں نے تلاوت کی ہیں ان کی وضاحت میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ اس آیت کا ماحصل یہ ہے کہ خدا وہ خدا ہے جس نے ایسے وقت میں رسول بھیجا کہ لوگ علم اور حکمت سے بے بہرہ ہو چکے تھے۔ اس رسول نے ان کے نفسوں کو پاک اور علم الکتاب اور حکمت سے مملو کیا۔ پھر فرمایا: ایک گروہ اور ہے جو آخری زمانے میں ظاہر ہوگا وہ بھی اول تاریکی اور گمراہی میں ہوں گے اور علم اور حکمت اور یقین سے دُور ہوں گے تب خدا ان کو بھی صحابہ کے رنگ میں لائے گا یہاں تک کہ ان کا صدق اور یقین بھی صحابہ کے صدق اور یقین کی مانند ہو جائے گا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ صحابہ کا سا یقین ہے جو ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت میں آکر خدا تعالیٰ، آنحضرت ﷺ، اسلام اور آپؐ کی صداقت پر ہونا چاہیے۔ آج کل مَیں صحابہ کے حالات خطبات میں بیان کر رہا ہوں، مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ حدیث صحیح میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس آیت کی تفسیر کے وقت سلمان فارسی کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ اگر ایمان ثریا پر بھی اٹھ گیا تب بھی ایک آدمی فارسی الاصل اس کو واپس لائے گا۔ آخری زمانہ جس کی نسبت لکھا ہے کہ قرآن آسمان پر اٹھایا جائے گا یہی وہ زمانہ ہے جو مسیح موعود کا زمانہ ہے۔ صلیبی حملہ جسے دوسرے لفظوں میں دجالی حملہ کہتے ہیں جس کی نسبت آثار میں ہے کہ بہت سے نادان خدائے واحد کو چھوڑ دیں گے اور بہت سے لوگوں کی ایمانی محبت ٹھنڈی ہو جائے گی تب مسیح موعود کا بڑا بھاری کام تجدیدِ ایمان ہوگا اور اسی کی جماعت کے حق میں یہ آیت ہے وَّاٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ۔

اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ کمال ضلالت کے بعد ہدایت اور حکمت پانے والے دو ہی گروہ ہیں، اول صحابہ آنحضرت ﷺ اور دوسرا گروہ مسیح موعود کا گروہ ہے۔ کیونکہ یہ گروہ بھی صحابہ کی مانند آنحضرت ﷺ کے معجزات کو دیکھنے والا ہے۔ فرمایا: آج کل تیرہ سَو برس بعد آنحضرت ﷺ کے معجزات کا دروازہ کُھل گیا اور لوگوں نے اپنی آنکھوں سے کسوف و خسوف رمضان میں مشاہدہ کیا۔ پھر ذوالسنین ستارہ بھی ہزاروں انسانوں نے نکلتا ہوا دیکھ لیا۔ ایسا ہی جاوا کی آگ، طاعون کا پھیلنا، حج سے روکے جانا، ملک میں ریل کا تیار ہونا، اونٹوں کا بے کار ہونا یہ تمام آنحضرت ﷺ کے معجزات تھے جو اس زمانے میں اسی طرح دیکھے گئے۔ ہماری جماعت کو صحابہ سے مشابہت

ہے۔ وہ معجزات اور نشانوں کو دیکھتے ہیں جیسا کہ صحابہ نے دیکھا۔ وہ خدا کی راہ میں لوگوں کے ٹھٹھے اور ہنسی اور لعن طعن اور طرح طرح کی دلآزاری اور بدزبانی وغیرہ کا صدمہ اٹھا رہے ہیں جیسا کہ صحابہ نے اٹھایا۔

بہتیرے ان میں سے ہیں کہ نماز میں روتے اور سجدہ گاہوں کو آنسوؤں سے تر کرتے سچی خوابوں اور الہامِ الٰہی سے مشرف ہوتے اور اپنے محنت سے کمائے ہوئے مالوں کو خدا تعالیٰ کی مرضات کے لیے صحابہ کی طرح خرچ کرتے ہیں۔ غرض اس جماعت میں وہ ساری علامتیں پائی جاتی ہیں جو اٰخرین منھم کے لفظ سے مفہوم ہو رہی ہیں۔

اس زمانے میں خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ مختلف فرقوں کو ایک قوم بنا دے اور مذہبی جھگڑوں کو ختم کر کے ایک ہی مذہب میں سب کو جمع کر دے۔ اس آخری زمانے کے بارے میں قرآن شریف میں کئی نشان لکھے ہیں مثلاً نہروں کا نکلنا، زمینی عُلوم اور معدنیات کا ظاہر ہونا، اونٹوں کا بے کار ہونا، کتابوں کی بکثرت اشاعت، ملاقاتوں کے سہل طریق کی دریافت، چاند اور سورج گرہن، طاعون کا پھیلاؤ وغیرہ۔ عقل مند کے لیے یہ صاف اور روشن راہ ہے کہ ایسے وقت میں خدا نے مجھے مبعوث فرمایا جب کہ قرآن شریف کی لکھی ہوئی تمام علامتیں میرے ظہور کے لیے ظاہر ہو چکی ہیں۔

آپؑ اپنے دعوے کے متعلق فرماتے ہیں کہ مَیں وہ شخص ہوں جو عین وقت پر ظاہر ہوا۔ کیا زمین پر کوئی ایسا انسان زندہ ہے جو نشان نمائی میں میرا مقابلہ کر کے مجھ پر غالب آسکے۔ مجھے اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اب تک دو لاکھ سے زیادہ میرے ہاتھ پر نشان ظاہر ہو چکے ہیں اور دس ہزار کے قریب لوگوں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خواب میں دیکھا اور آپؐ نے میری تصدیق کی۔

سچی بات یہی ہے کہ مسیح موعود کا کام یہی ہے کہ وہ لڑائیوں کے سلسلے کو بند کرے اور قلم، دعا، توجہ سے اسلام کا بول بالا کرے گا۔ افسوس ہے کہ لوگوں کو یہ بات سمجھ نہیں آتی اور جس قدر توجہ دنیا کی طرف ہے دین کی طرف نہیں۔ دنیا کی آلودگیوں اور ناپاکیوں میں مبتلا ہو کر یہ امید کیونکر کر سکتے ہیں کہ ان پر قرآن کریم کے معارف کھلیں۔ میرے آنے کی غرض اور مقصود صرف اسلام کی تجدید اور تائید ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر شریعت اور نبوت کا خاتمہ ہو چکا ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی برکات اور فیوض اور قرآن شریف کی تعلیم اور ہدایت کے ثمرات کا خاتمہ نہیں ہوا۔ مسلمانوں کے تنزل اور کمزوری کے دَور میں خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے تا مَیں اس کی حمایت اور سرپرستی کروں۔

مخالفین کی دریدہ دہنی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے اس بات کا افسوس نہیں کہ میرا نام دجال اور کذاب رکھا جاتا ہے اور مجھ پر تہمتیں لگائی جاتی ہیں۔ ضرور تھا کہ میرے ساتھ وہی سلوک ہوتا جو پہلے فرستادوں کے ساتھ ہوا۔ مَیں

نے تو ان مصائب اور شدائد کا کچھ بھی حصہ نہیں پایا جو ہمارے سیّد و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں آئیں۔

مَیں نے پورے طور پر اس طریق کو پیش کیا ہے جو اسلام کو کامیاب اور دوسرے مذاہب پر غالب کرنے والا ہے۔ اگر تم مجھے خدا تعالیٰ کی قسم پر اور ان نشانات کو جو اس نے میری تائید میں ظاہر کیے دیکھ کر بھی مجھے کذاب اور مفتری کہتے ہو تو پھر مَیں تمہیں خدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ ایسے مفتری کی نظیر پیش کرو کہ جس کی خدا تعالیٰ تائید و نصرت کرتا جاوے۔ مَیں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مَیں صادق ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہر مقدمہ اور ہر بلا میں مجھے نصرت دیتا ہے اور اس نے لاکھوں انسانوں کے دل میں میری محبت ڈال دی ہے۔

مسلمانوں کو چاہیے کہ جو انوار و برکات اس وقت آسمان سے اتر رہے ہیں وہ ان کی قدر کریں اور اللہ تعالیٰ کا شکر کریں کہ وقت پر ان کی دستگیری ہوئی۔ مَیں بڑے زور سے اور پورے یقین اور بصیرت سے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ دوسرے مذاہب کو مٹا دے اور اسلام کو غلبہ اور قوت دے۔

اگر مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت نہ ہوتا اور آپؐ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی مَیں کبھی شرفِ مکالمہ و مخاطبہ ہرگز نہ پاتا کیونکہ بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ وہ کام جس کے لیے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہوگئی ہے اس کو دُور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ خدا کرے کہ دنیا میں بسنے والے لوگ خاص طور پر مسلمان اس حقیقت اور آپؑ کے دعوے کو سمجھنے والے ہوں اور جلد وہ مسیح و مہدی کی بیعت میں آجائیں۔

خطبے کے آخر میں حضورِ انور نے پاکستان اور الجزائر کے احمدیوں کے لیے دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان میں ہر روز کوئی نہ کوئی واقعہ ہو جاتا ہے اسی طرح الجزائر میں بھی حکومت کے بعض اہلکاروں کی نیت نیک نہیں لگ رہی۔ اللہ تعالیٰ دنیا کے ہر ملک میں ہر احمدی کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ احمدیوں کو بھی توجہ کرنی چاہیے کہ وہ پہلے سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کی طرف جھکیں اور حقوق العباد ادا کرنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رحمکم اللّٰہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔